بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

یہ رسالہ جس وقت آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا اس وقت رمضان شریف کے مبارک مہینے کا تقریباً بیچ کا زمانہ ہوگا اور آپ آدھے سے زیادہ روزے انشاءاللہ رکھ چکے ہوں گے۔ ہم آپ کو اس مبارک مہینے کے پانے پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کو اور آپ کی ساری قوم کو رمضان شریف کی رحمتوں اور برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔

روزے قرآن مجید کی شہادت اور تاریخ نوع انسانی کی تائید سے ایک ایسی عبادت نظر آتی ہے جو دنیا کی ہر قوم میں موجود ہے اور شاید ہر مذہب میں اس کا حکم دیا گیا تھا۔ قرآن مجید میں خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے روزہ تم پر ویسے ہی فرض کیا گیا جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کیا گیا تھا۔ اور خدا سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے۔ تاریخ اگر اس کی تائید کرے تو یہ تاریخ کی خوش‌نصیبی ہے لیکن یہ واقعہ ہے کہ یہ خوش نصیبی تاریخ کو حاصل ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں سوائے مذہب گمراہی کے جس میں روزہ فرض نہ ہو حتی کہ سناتن دھرم بت پرستوں کے یہاں بھی روزہ فرض ہے۔ یہودیوں، نصرانیوں شنتو، تاؤ، سب کے ہاں روزہ فرض ہے۔

روزے کا فائدہ خدا نے یہ بتایا ہے کہ روزہ رکھنے سے آدمی میں تقوی کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور تقوی اس ذہنی کیفیت ہی کا تو نام ہے جس کے ماتحت بندہ اپنے ہر عمل اور حرکت سے پہلے یہ سوچ لیتا ہے کہ کہیں ہمارا یہ عمل یا ہماری یہ حرکت خدا کی خوشنودی کے خلاف تو نہیں ہے۔ جب یہ کیفیت کسی ذہن انسانی میں پیدا ہوتی ہے تو اسے تقوی کہا جاتا ہے۔

اب ذرا سوچئے جو شخص پیاس میں پانی پینے سے اس لئے رک جاتا ہے کہ اس وقت پانی پینا خدا کی مرضی کے خلاف ہے اگرچہ اس کی مشیت کے خلاف نہیں لیکن اس عمل سے وہ راضی اور خوش نہیں ہوگا۔ بھلا ایسے شخص کا مقام کیا ہوگا۔ یہی حال دوسرے شبہات شرعیہ سے ہوتا ہے جو روزے میں جائز نہیں ۔ کیا اس سے زیادہ بہتر مشق تقوی پیدا کرنے کی ہو سکتی ہے ۔

اب اگر رمضان کے روزے رکھنے کے بعد ہم میں حق پر استقامت کی قوت اور تقویٰ کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو اللہ کو کیا غرض ہے کہ ہمیں کھانے پینے سے روکے اور خوش بھی ہو۔

اس کے علاوہ رمضان کی ایک اور خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ نزول قرآن کی ابتداء رمضان شریف میں ہوئی تھی اور ہم ہر سال اس بے مثال رحمت کے عطا ہونے کی سالگرہ مناتے ہیں اور روزے رکھ کر خالق کائنات سے یہ عہد تازہ کرتے ہیں کہ قرآنی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے ہم اپنی ہر خواہش کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں چاہے وہ کھانے پینے کی فطری خواہش ہی کیوں نہ ہو، ہم قرآن کو قبول کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کا عہد کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی ہر خواہش کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں ۔

کیا ہے تونے متاع غرور کا سودا
نہ سود ہے نہ زیاں لا الہ الا اللہ

---

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن پاکستان بلکہ دنیائے اسلام کی تاریخ میں ایک یادگار دن قرار پائے گا۔ گذشتہ ۹۰ سال سے جو مسئلہ ملت کے لئے لاینحل بنا ہوا تھا اسے بالآخر پاکستان کی قومی اسمبلی نے حل کردیا۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول نہ ماننے والے کو اسلام سے خارج قرار دے دیا گیا۔ اس مسئلے کے متعلق اتنا کچھ لکھا جا

چکا ہے کہ اب مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ ہمارا مقصد تاریخ کے اس فیصلے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے ۔ اور ان تمام لوگوں کے لیے جزائے خیر کی دعا کرنی ہے جنہوں نے کسی درجے اور کسی حیثیت میں بھی اس سلسلے میں کچھ کیا ۔

قوم کو اسلامی دستور دینے کے بعد موجودہ قیادت کا یہ دوسرا عظیم کارنامہ ہے جو اس کی اسلام دوستی کا ثبوت ہے اور جس کے لئے وہ مبارک باد کی مستحق ہے ۔ ہم وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی اسلام پسندی، جمہوریت نوازی ، جرأت مندی ، فہم و فراست اور حسن تدبر کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی توجہ سے یہ دیرینہ مسئلہ عامة المسلمین کی خواہش کے مطابق ہمیشہ کے لئے حل ہو گیا ۔ اللہ تعالیٰ ہماری قیادت کو اسلام کی سر بلندی کے لئے کام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے ۔